ویٹیکن: مغرب میں اسلام کا تصور۔ تیونس کے سفیر کا اظہارِ خیال

ہولی سی کے لیے تیونس کے نئے سفیر ہز ایکسیلینسی حامد العابد نے ۹ جنوری ۱۹۹۲ء کو پوپ کو اپنے کاغذات سفارت پیش کیے۔ اس موقع پر انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "تیونس ہمیشہ سے ایک روادار ملک رہا ہے اور اسلام کی پہچان عدم رواداری کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے جس کا مظاہرہ بعض انتہا پسند گروپوں کی طرف سے ہوتا ہے۔"

انھوں نے کہا "تیونس ایک ایسا ملک ہے جہاں فراخ ذہنی اور رواداری جس طرح تاریخ، ادب اور فنون کا حصہ رہی ہے اسی طرح روز مرّہ کی زندگی کا جزو لاینفک ہے۔" رواں صدی جُوں جُوں اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے، خوش قسمتی سے ہم دہریت کے کمزور ہونے اور آمرانہ نظاموں کی زوال پذیری کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان نظاموں میں اتنی قوت نہیں کہ یہ جمہوریت اور قدرتی حقوق کی پیش رفت کے خلاف مزاحمت کر سکیں۔ تاہم مذہب کے حوالے سے عدمِ رواداری ابھی تک برقرار ہے۔ مثال کے طور پر اسلام کو مغرب میں اکثر ایسے لوگوں کے حوالے سے انتہا پسندی کے مترادف خیال کرلیا جاتا ہے جو اسے غلط طور پر ایسے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں جن کا حقیقی مذہب کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ مذہب اسلام اُسی طرح اچھائی اور رواداری کی اقدار کا حامل ہے جیسے کیتھولک مذہب، اس لیے اسلام کا تقاضا ہے کہ کلیّت پسندوں کے غیر انسانی منصوبے کی مخالفت کی جائے جو تیونسی عوام کے دلوں میں اخوت، محبت اور یک جہتی کے جذبات ختم کر کے انھیں اندھی نفرت سے بھر دینا چاہتے ہیں۔"

پوپ جان پال نے اس امید کا اظہار کیا کہ "کیتھولک مذہب کے پیروکار عرب دنیا میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ تعمیری مکالے کی فضا میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔" کیتھولک چرچ "اخلاقیات اور روحانیت" کے موضوع پر مراکش میں منعقد ہونے والے بین المذاہبی کنونشن میں شرکت کر رہا ہے۔ (رپورٹ "انٹرنیشنل فائڈز سروس" اور "کیتھولک ہیرالڈ")

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: کسی عیسائی کو خلیج کی جنگ میں حصّہ نہیں لینا چاہیے تھا۔

[جناب چارلس سکری وَن، میری لینڈ کے سلیگو سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ سے وابستہ پادری